

تبصرہ

(۱) قرآن ازم حصہ مسکئی جلد اول ضخامت ۲۸۶ صفحات . قیمت مجلد چھ روپیہ

(۲) قرآن ازم حصہ مدنی جلد اول ضخامت ۳۰۴ صفحات . قیمت مجلد دس روپیہ

از جناب غلام احمد صاحب تقطیع کلاں . کتابت و طباعت معمولی . پتہ : دارالاشاعت

قرآن ازم سلطان پور حیدرآباد - ۲۰ آندھرا پردیش

جناب مصنف نے کتاب کے پیش لفظ میں بتایا ہے کہ وہ چالیس برس سے زیادہ سے قرآن مجید میں

غور اور تدبر کر رہے ہیں اور ان کے نتائج کو یادداشتوں کی صورت میں محفوظ کرتے رہے ہیں . مذکورہ بالا

دونوں کتابیں انہی یادداشتوں پر مبنی ہیں . قرآن مجید سے شغف اور اس میں تدبر کی توفیق ایک عظیم

نعمت خداوندی ہو اور دونوں کتابوں کا اندازہ بھی ہوتا ہے کہ واقعی اس کی ترتیب میں کافی سخت اٹھانی

گئی ہے . لیکن اس سلسلہ میں ہمیں پہلی بات تو یہ دیکھنی چاہیے کہ مصنف نے اپنے نام کے ساتھ امی لکھا ہے

یہ وہ لقب ہے جو قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور امت میں آج تک

کسی نے اس لفظ کو اپنے نام کے ساتھ کہنے کی جرأت نہیں کی . پھر اس کتاب کا نام بھی عجیب و غریب

ہے قرآن کے ساتھ ازم کی ترکیب نہایت بھتیجی بھی ہے اور قرآن کی اصل حیثیت کے منافی بھی . اس

کے علاوہ مصنف نے صفحہ صفحہ پر اپنے افکار و خیالات جس ادعا و دعوے کے لب و لہجہ میں لکھے ہیں انہیں

کئے ہیں وہ کم از کم ایک خادم قرآن مسلمان کے شایان شان ہرگز نہیں ہو . اس سے قطع نظر کتاب

میں جبکہ آزاد می فکر کی تلقین و تحسین بڑے زور سے کی گئی ہے . لیکن اس آزادی فکر نے خود

مصنف کو کہاں پہنچایا ہے ؟ اس کا اندازہ اس سے ہو گا کہ وحی کی حقیقت موصوف کے نزدیک یہ

ہے کہ ” ایک ملکوتی قوت کے ذریعہ قلب رسول پر کوئی اشارہ کیا جاتا ہے . یا اس کے فکر و فہم میں وحی

الہی کے نقوش ظاہر ہوتے ہیں ” ص ۱۰۳ (مسکئی) اصل دین موصوف کے فکر میں نماز . روزہ حج اور

نہ کو تو نہیں ہو بلکہ "تکمیل معاہدات - جہاد - قتال - اتفاق - عمل صالح خصوصاً حصول اقتدار - انہیں چیزوں کا اصل دین ہونا قرآن حکیم سے واضح ہے" ص ۹۵ (مدنی) نجات کا مفہوم اقتدار ہی اور جن لوگوں کو غیر ناجی کہا گیا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اقتدار سے محروم ہیں "ص ۹۴ (مدنی) مومن - کافر - مشرک اور منافق وغیرہ لفظوں کا کوئی متعین مفہوم نہیں ہے بلکہ نبوت کے مکی دور میں ان الفاظ کے جو معانی اور تصورات تھے وہ مدنی دور میں بدل گئے" (ایضاً) شعائر اللہ موصوف کے نزدیک سب مذہبوں کے رسوم و عبادات ہیں۔ چنانچہ اہل ہنود کے مناسک یا تراپنارس وغیرہ شعائر اللہ ہیں اور یقینی ہیں "ص ۹۴ (مدنی) اس کے علاوہ بہت سی باتیں وہ ہیں جو ایک حد تک صحیح ہیں لیکن مصنف ان میں بھی انتہا پسندی اختیار کر کے راہِ حق سے منحرف ہو گئے ہیں۔ مثلاً توحید کے متعلق یہ کہنا کہ "قرآن کی توحید یہ نہیں ہے کہ دیوتاؤں اور بتوں کے آگے سجدہ نہ کر کے..... بلکہ اصل توحید تو یہ ہے کہ سوائے ایک ذات واحد (۹) کے کسی کی غلامی قبول نہ کی جائے اور شخصیت پرستی کے بتوں سے بعبادت کی جائے۔ ص ۱۰۵ (مکی) یا مثلاً تلاوت قرآن کی نسبت یہ فرمانا کہ اگر تلاوت بغیر سمجھے ہو بھے اور عمل کے بغیر ہے ص ۳۴ (مکی) تو اس کا ہرگز کوئی ثواب ہی نہیں ہے" غرض کہ یہ ہے مصنف کا وہ فکر جس کی روشنی میں وہ دین و شریعت - حشر و نشر - ثواب و عقاب - شہدائی زندگی - شفاعت - طلاق اور غلامی وغیرہ مسائل کے متعلق فیصلہ کرتے چلے گئے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ قرآن جس پر پیغمبرِ برحق پر نازل ہوا اور جس کی نسبت قرآن میں خود فرمایا گیا لتبیننہ للناس - اُس نے خود کسی آیت کا مطلب کیا سمجھا اور اس سلسلہ میں کیا احکام دیئے اور صحابہ نے ان احکام کی تعمیل کس طرح کی؟ مصنف کو ان سب چیزوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اور ان سب سے بے نیاز ہو کر قرآن کی من مانی تاویلات کرتے چلے جاتے ہیں اور اس سلسلہ میں اپنی ذات کے ساتھ حسن ظن کا یہ عالم ہے کہ قرآن نے حضور کو امی کہا تو مصنف بھی اپنے آپ کو امی لکھتے ہیں حالانکہ حضور کو امی کہنے کی وجہ یہ تھی کہ لا تحطہ بیمنک" اور ادھر مصنف ایڈوکیٹ ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف اور صاحبِ قلم ہیں۔ علاوہ ازیں خدائے قرآن کی زبان کو "عربی صہبہ" کہا تھا تو مصنف نے اپنی زبان کو "دو" مبین کا لقب دیا ہے اور یہی نہیں بلکہ وہ اپنی ان دونوں کتابوں کو

”قرآن اردوئے نبین“ کہتے ہیں۔ دیکھئے ص ۷۰، (مکی) پھر معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کو زبان پر قدرت بھی نہیں ہے۔ طرز بیان بہت اُبھا ہوا اور گنجلک ہے۔ بہر حال کتاب میں کچھ مفید باتیں اور قابل قدر معلومات بھی ہیں۔

غالب۔ از ڈاکٹر خورشید الاسلام۔ تقطیع متوسطاً ضخامت ۲۸۴ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر قیمت چھ روپیہ۔ پتہ:۔ انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ۔

مرزا غالب اور ان کی شاعری پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ ارباب فکر و نظر نئے نئے زاویہ نگاہ سے مرزا کے کلام کا جائزہ لے رہے ہیں، چنانچہ اس کتاب میں لائق مصنف نے شاعر کے بچپن برس کی عمر تک کے کلام کا وقت و امدان نظر سے اس کا مطالعہ کر کے ان اثرات کا کھوج لگانے کی کوشش کی ہے جو مرزا نے فارسی کے شعرائے متاخرین شوکت بخاری، اتیسر، بیدل، غنی کا شمیری ناصر علی اور اردو میں میر و سودا اور ناسخ کے کلام کا مطالعہ کر کے قبول کئے تھے۔ یہ اثرات کیا تھے؟ اور مرزا نے انہیں کیوں قبول کیا؟ موصوف نے اس پر مفصل اور محققانہ کلام کیا ہے۔ کتاب چار ابواب اور دو ضمیموں پر شامل ہے۔ پہلے باب میں مرزا کے خاندانی اور ذاتی حالات کا مختصر تذکرہ ہے۔ دوسرے میں فارسی اور اردو کے مذکورہ بالا شعرائے کی خصوصیات کلام اور مرزا کے ابتدائی کلام پر ان شعرائے کے اسالیب کا اثر دکھایا گیا ہے۔ تیسرے باب میں اس پر گفتگو کی گئی ہے کہ تمثیل، خیال بندی اور مناسبات لفظی جو ان شعرائے عہد زوال کے خصوصیات کلام ہیں ان کا اُس دور کے سیاسی اور سماجی حالات سے کیا تعلق ہے؟ چوتھا باب جس کا عنوان غالب کا کارنامہ ہے اس میں غالب کے ان احساسات و رجحانات کا جائزہ لیا گیا ہے جو شاعری اور عمر کے اس دور میں انہیں پیش آتے رہے۔ آخر میں دو ضمیمے ہیں پہلے میں مرزا کے ان اشعار کا انتخاب ہے جن سے مختلف شعرائے کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اور دوسرے ضمیمہ میں ان لفظوں اور تلامذوں کی فہرست ہے جو مرزا کی اس عہد کی شاعری میں بار بار کثرت سے مستعمل ہوئے ہیں۔ عام ادبی مباحث کی طرح اس کتاب کے مباحث بھی ظن و قیاس پر مبنی ہیں اس لئے جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کی نسبت قطعیت کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ